Research Journal
Tahqeeqat

eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334

ریسرچ جرنل
تحقیقات

اکیسویں صدی کی اردو شاعری میں ماں کے کردار کا ادبی اظہار

The Creative Features of Modern Ghazal

Rabia Saher
Lecturer Department of Urdu, Govt. Graduate College for Women, Khanewal
Asia Muhammad Ashraf
Lecturer Department of Urdu, Govt. Graduate College for Women, Baddu Malhi, Narowal

رابعہ سحر
لیکچرار شعبہ اردو گورنمنٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین، خانیوال
آسیہ محمد اشرف
لیکچرار شعبہ اردو گورنمنٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین بدوملہی، نارووال

Abstract

Poetry is the art of expressing deep emotions, inner feelings, life experiences, and observations in beautiful words and a unique style. In 21st-century Urdu poetry, the role of the mother is not limited to traditional symbols of love, sacrifice, and devotion but has also been redefined in the context of modern social and cultural realities. Contemporary poets have profoundly highlighted the emotional and spiritual status of a mother, portraying her as a source of comfort and peace in the fast-paced, mechanized world. Themes such as migration, loneliness, and the helplessness of parents in old age have also become prominent in modern Urdu poetry, where poets have expressed these emotions with great depth, sensitivity, and creative excellence

Keywords: *Literature, Expression, Poetry, Devotion, Refinement, Prayer, Support, Mother.*

کلیدی الفاظ: ادب، محبت، شاعری، عقیدت، تطہیر، دعا، حمایت، ماں

شاعری انسان کے داخلی جذبات، گہرے احساسات، زندگی کے تجربات اور مشاہدات کو حسین الفاظ اور منفرد انداز میں بیان کرنے کا فن ہے۔ یہ الفاظ کی وہ جادوگری ہے جو خیالات کو جذبات کا رنگ دے کر دلوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور حقیقت کو حسن میں ڈھال کر پیش کرتی ہے. شاعری بہت سی زبانوں میں کی جاتی ہے لیکن ہر زبان و ادب کے اپنے کچھ اصول وضوابط ہوتے ہیں۔ لیکن شاعری کا لفظ صرف اردو زبان کے لیے مختص ہے۔ شاعر اپنے جذبات، احساسات اور مشاہدات کو خیالات کے سانچے میں ڈھال کر اس انداز سے پیش کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے ویسے ہی محسوس کریں جیسے وہ خود کرتا ہے.

شاعری کی بہت سی مشہور اصناف ہیں جن میں حمد، نعت، قصیدہ رباعی، مثنوی، غزل اور نظم سر فہرست ہیں۔ اکیسویں صدی کی اردو شاعری میں ماں کا کردار نہ صرف روایتی محبت اظہار اور قربانی کے استعارے کے طور پر نمایاں ہے بلکہ جدید سماجی اور معاشرتی حالات کے تناظر میں بھی اسے منفرد انداز میں پیش کیا جارہا ہے. عصر حاضر کے شعراء نے ماں کے جذباتی اور روحانی مقام کو نئ جہتوں سے روشناس کرایا ہے۔ جہاں ماں کی محبت کے ساتھ ساتھ بدلتے ہوئے وقت میں اس کے چیلنجز اور قربانیوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ جدید شاعری میں ماں کی ممتا کو ایک ایسا محور قرار دیا گیا ہے جو اولاد کو مشینی اور تیز رفتار زندگی میں جذباتی سکون فراہم کرتی ہے۔ جدید اردو شاعری میں ہجرت تنہائی اور بڑھاپے میں والدین کی بے بسی جیسے موضوعات شاعری میں عام ہو چکے ہیں۔ جدید شعرا نے ان جذبات کو نہایت دلکش اور منفرد انداز میں بیان کیا ہے. ماں وہ عظیم ہستی ہے جو کائنات کی روح میں اپنی محبت کی انتہا، شفقت کی بے نظیر معراج اور قربانی کے بے شمار جذبوں سے ہر دل کو معطر کر دیتی ہے۔ وہ صرف ایک رشتہ نہیں، بلکہ زندگی کی وہ سرشار مہربانی ہے جو ہر لمحہ اپنی

انمول محبت کی روشنی بکھیرتی ہے۔ماں کی بے لوث محبت اور خلوصِ قلب ہمیں دنیا کی کسی بھی نعمت سے بڑھ کر ایک ایسی روحانی دنیا کی سیر کراتا ہے، جہاں ہر جذبہ اپنی مکمل تاثر اور معنی کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔اردو زبان وادب کے بے شمار شعراء اور ادیبوں نے ماں سے اپنی بے پناہ محبت اور عقیدت کو اپنے منفرد اسلوب، گہرے جذبات اور دلنشین انداز میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

"اردو شاعری میں لاتعداد شعرانے کائنات کی اس عظیم ہستی کے کردار کی عظمت کو بیان کیا ہے۔کسی نے کہاماں کی محبت وہ سدابہار پھول ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔کسی نے کہاماں کی محبت ہمالیہ کا وہ پہاڑ ہے جس کی بلندیوں کو آج تک کوئی چھو نہ سکا۔شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے ماں کی عظمت پر جو بھی نظمیں لکھیں وہ واقعی دل سے نکلی ہوئی ہر انسان کے جذبات کی آواز ہیں۔نظم "والدہ مرحومہ کی یاد میں" ایک مرثیہ ہونے کی بنا پر اپنے موضوع کے اعتبار سے نرم اور دھیمالہجہ رکھتی ہے۔مولاناغلام رسول مہر رقم طراز ہیں:"یہ مرثیہ شعر وادب کی پوری تاریخ میں جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔اور شاید ہی کوئی دوسری زبان اس قسم کی نظم پیش کر سکے"(۱)

زندگی کی اوج گاہوں سے اتر آتے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم(۲)

اقبال فرماتے ہیں کہ ماں کی گود جنت کا دروازہ ہے، جہاں انسان کو ہر طرح کی تکلیف اور اذیت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا:

کس کو اب ہو گا وطن میں آہ!میرا انتظار
کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار
خاکِ مرقد پر تیری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا(۳)

اقبال نے ان اشعار میں انتظار، بے قرار، مرقد پر آنا، فریاد اور یاد جیسے الفاظ استعمال کر کے ماں کی رفعت و بلندی کو دلکش پیرائے میں بیان کیاہے کہ یہ ماں ہی ہے جسے دعائے نیم شب کے تقاضے پورے کرنے کا ملکہ حاصل ہے:

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا
دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات(۴)

اقبال نے موضوع کی مناسبت سے انتہائی خوبصورتی اور تاثیر کے ساتھ دل میں اتر جانے والے جذبات و احساسات کا اظہار کیا ہے۔کہتے ہیں ماں کی تربیت سے ہی ستاروں کی سی بلندی نصیب ہوئی۔میرے اجداد کے گھرانے کو سرمایہ عزت ملا۔ہستی کے دفتر میں ماں کی زندگی سنہرا ورق تھی۔یہ ماں کی ہستی ہی تھی جو سر تاپا دین و دنیا کا سبق دیتی تھی:

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے(۵)

نظم کے اختتام پر علامہ اقبال اپنی والدہ مرحومہ کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اے ماں! تیری قبر پر ہمیشہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا رہے۔

ارشد مینا نگری قادر الکلام شاعر ہیں۔ انہوں نے بھی کائنات کے سب سے مقدس رشتے ماں کو اپنا موضوع بنایا۔ ان کے ہاں ماں کا وجود ان کی شاعری کو رنگ و روپ عطا کرتا ہے۔ انہوں نے ماں کے روپ میں شخصیت کی پوری تاریخ بیان کی ہے۔ ان کا شعری مجموعہ 'ماں' ان کی تخلیقی آگہی، تاریخی شعور اور امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ انہوں نے ماں کے موضوع کا احاطہ کرنے کے لیے بتیس ہیتوں کو برتا ہے:

حسن انجم فشاں ماں کے قدموں تلے
سر نگوں آسماں ماں کے قدموں تلے
جلوہ گر ہے جناں ماں کے قدموں تلے
ماں سے خوشتر کوئی خوشنمائی نہیں
ماں سے بہتر کوئی رہنمائی نہیں
منزلوں کے نشاں ماں کے قدموں تلے
جلوہ گر ہے جناں ماں کے قدموں تلے(٦)

اگر اقبال کی نظم 'والدہ مرحومہ کی یاد میں' نے ارشد مینا نگری کو راستہ دکھایا ہے تو یہ نہ صرف ان کے لیے باعثِ فخر ہے بلکہ ان کی فکری گہرائی اور اقبال سے روحانی وابستگی کا بھی مظہر ہے۔ بقول ابراہیم اشک:

> "ماں یہ وہ لفظ ہے جس کی گونج میں دونوں عالم کی عظمت اور وسعت چھپا کر خدا نے رکھ دی ہے۔ اس کے قدموں میں جنت اور مانگ میں ستارے روشن ہیں۔ ماتھے پر چاند کا ٹیکہ ہے تو چہرے پر سورج کی تابانی ہے۔ آنکھوں میں سمندر کی گہرائی تو زلفوں میں جنت الفردوس کی مہک ہے۔ وہ جب بولتی ہے تو سارا عالم نغمہ سرا ہو جاتا ہے۔ اور جب خاموش ہوتی ہے تو جہاں معنی میں سکوت طاری ہو جاتا ہے۔"(٧)

محبت، شرافت، نفاست، عبادت، سراپا بہار، دلوں کا قرار، صحرا میں گلشن، سخاوت، سہارا، دوا اور دعا کا نام ماں ہے۔ انسان بچپن سے لے کر عمر کے ہر حصے میں ماں کی ممتا دعاؤں اور توجہ کا محتاج رہتا ہے۔ ماں کے بغیر زندگی ویران اور گھر سنسان لگتا ہے۔ اسلام نے ماں کے تقدس کا پورا احاطہ کیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تیرے رب کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔" (سورۃ بنی اسرائیل آیت 17 تا 23)۔

انسان کے دکھوں کا مداوا ماں کی دعا ہے۔ اسی لیے شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے
تیری خدمت سے دنیا میں عظمت میری

تیرے پاؤں کے نیچے ہے جنت میری
عمر بھر سر پہ سایہ تیرا چاہیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے (۸)

غیر ممکن ہے کہ ماں کا کوئی ثانی ہو جائے
ہے کوئی اور جو تخلیق کا بانی ہو جائے
ماں سے پتھر بھی جو ٹکرائے تو پانی ہو جائے
سامنے ماں کے بڑھاپا بھی جوانی ہو جائے
حملہ آور ہو اگر کوئی تو شاہین ہے ماں
دل پریشان ہو اگر باعثِ تسکین ہے ماں
پاس غم آئے جو اولاد کے غمگین ہے ماں
نیک اعمال کی ہر حال میں تلقین ہے ماں (۹)

ماں رب کائنات کی وہ عظیم نعمت، عقل و شعور کی پہلی درسگاہ، اللہ تعالیٰ کا عکس اور ایک ایسا باغ ہے جس کے پھول کی خوشبو انسان کی زندگی کو معطر رکھتی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ بے لوث اور پر خلوص رشتہ ماں کا ہوتا ہے۔ اس کی دعائیں زندگی کی کٹھن ترین آزمائشوں کو ٹال سکتی ہیں اور جب ماں بے قرار ہو جائے تو اس کی آہ و فغاں عرشِ الٰہی کو بھی ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

منور رانا اردو اور ہندی شاعری کا ایک معتبر نام ہیں، جنہوں نے اپنی شاعری میں زندگی کے تلخ و شیریں تجربات، اپنوں سے جدائی کے کرب، بچپن کی یادوں، وطن کی محبت اور سب سے بڑھ کر ماں کے رشتے کی والہانہ عقیدت کو منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کا مجموعہ "ماں" اس حوالے سے بے حد مقبول ہے، جس میں ماں کے مقدس رشتے کو شاعرانہ حسن کے ساتھ ایسی لطافت اور سچائی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ ہر قاری کے دل میں اپنی ماں کی محبت ایک نئے احساس کے ساتھ جاگ اٹھتی ہے۔ اس مجموعے میں شامل غزل "ماں" اردو، ہندی اور بنگالی سمیت کئی زبانوں میں شائع ہو چکی ہے، جو اس کی مقبولیت کا ثبوت ہے۔ اردو شاعری کا درخشندہ ستارہ منور رانا کا شمار اردو کے عالمی شہرت یافتہ شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ منور رانا کی شاعری نئی نسل کے لیے مشعل راہ ہے۔ وہ اپنی شاعری میں نئی نسل کو ماں سے محبت کرنے اور ماں کی دعائیں حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں:

ابھی زندہ ہے ماں مجھے کچھ بھی نہیں ہو گا
میں گھر سے جب نکلتا ہوں دعا بھی ساتھ چلتی ہے (۱۰)

انہوں نے اپنی شاعری میں نہ صرف ماں بلکہ بہن بیٹی کی اہمیت اور عظمت کو بھی بیان کیا ہے۔ لیکن ماں کے موضوع کو منور رانا کی شاعری سے ہرگز جدا نہیں کیا جا سکتا:

اس طرح میرے گناہوں کو وہ دھو دیتی ہے
ماں بہت غصے میں ہوتی ہے تو رو دیتی ہے (۱۱)

مجھے بس اس لیے اچھی بہار لگتی ہے
کہ یہ بھی ماں کی طرح خوشگوار لگتی ہے
میں نے روتے ہوئے پونچھے تھے کسی دن آنسو
مدتوں ماں نے نہیں دھویا دوپٹہ اپنا(۱۲)

منور رانا نے اپنی شاعری میں غزل کے روایتی موضوعات کو ایک نیا رخ دیا، محبوب کی چنری سے نکل کر ماں کے آنچل کی مہک کو غزل میں سمو دیا۔ ان کی شاعری میں جہاں احساسات کی تازگی اور جدت ہے، وہیں کلاسیکی رنگ و آہنگ کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ یہی امتزاج ان کے کلام کو منفرد، دلنشین اور لازوال بنا دیتا ہے۔ پروفیسر ملک منظور احمد بھٹہ رقم طراز ہیں:

"اس عظیم ہستی کو ماں کہا جاتا ہے جو وجہ تخلیق ہے۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سے مخلوق جو ذی روح ہے اس نے اس کے بطن سے جنم نہیں لیا۔ صرف ایسے درخت کو پھل لگتا ہے ایسے پودے پر پھول آتے ہیں جو ماں ہی ہوتا ہے۔"(۱۳)

زیرِ نظر کتاب "ماں تیرے نام" مناظر عاشق ہرگانوی اور شاہد نعیم کی مرتب کردہ ایک خوبصورت شعری مجموعہ ہے، جس میں ماں کی عظمت کو خراجِ تحسین پیش کرنے والی نظمیں، غزلیں، رباعیات، لوریاں، ماہیا، دوہے اور گیت شامل کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل بھی مناظر عاشق ہرگانوی کی دو کتابیں "ماں" اور "اے ماں" اسی موضوع پر شائع ہو چکی ہیں، جب کہ ان کا مضمون "اردو شاعری میں ماں" بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

یہ امر قابلِ تحسین ہے کہ مناظر عاشق ہرگانوی اور شاہد نعیم نے ماں جیسے مقدس اور جذباتی موضوع پر بارہا قلم اٹھایا، جس سے اس کی معنویت اور تاثیر مزید نمایاں ہوتی ہے۔ اس کتاب میں شامل تخلیقات نہ صرف ادبی لحاظ سے دلکش ہیں بلکہ یہ اس بات کا بھی ثبوت ہیں کہ ایک ہی موضوع کو کتنے متنوع انداز میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ ہر شاعر نے اپنی انفرادی طرزِ احساس کے مطابق ماں کی محبت، عظمت اور بے لوثی کو شاعری کے دلنشین قالب میں ڈھالا ہے، جس سے یہ مجموعہ بلاشبہ اردو شاعری میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہوتا ہے:

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے
لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو
مسکرا کے سویرے جگاتی ہے تو
مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاہیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے(۱۴)
ہے کامیابی کا ایک زینہ وجود ماں کا
دعاؤں کا ہے در کشادہ وجود ماں کا(۱۵)

اکیسویں صدی کے کئی شعرا نے اپنی شاعری میں والدین کی عظمت کو اجاگر کیا ہے، جو ایک قابلِ تحسین اور منفرد رجحان ہے۔ یہ والہانہ اظہار نہ صرف ادب میں تازگی پیدا کر رہا ہے بلکہ والدین کی قدر و منزلت کا احساس بھی بیدار کر رہا ہے۔ ان میں ایک اہم نام ڈاکٹر

بشریٰ عنایت راجہ کا بھی ہے۔ ان کی پہلی کتاب "سچ کہنا ہے" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اور دوسری کتاب ماں کے عنوان سے شائع ہوئی۔ ڈاکٹر بشریٰ عنایت راجہ نے والدین کے ساتھ محبت اور عقیدت کے جذبات کو اس قدر دلنشین اور منفرد انداز میں قلمبند کیا ہے کہ الفاظ محسوسات میں ڈھل کر قاری کے دل پر دستک دیتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں چھپی سچائی اور نزاکت والدین کی عظمت کا ایسا عکس پیش کرتی ہے جو دل کو چھو لینے والا ہے۔ خاص طور پر ان کی یہ تعبیر—"ماں جب حیات تھی، حسین جب کائنات تھی، اور ماں جب حیات نہیں، حسین کائنات نہیں"— محض الفاظ نہیں، بلکہ جذبات کی وہ شدت ہے جو قاری کی روح میں اتر کر اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے:

سب کی مائیں حسین ہوتی ہیں
میری ماں بھی ہے چاند میرا
گل نام کی طرح اسم بامسمی
اس کا چہرہ گلاب سا چہرہ (۱۶)
ماں باپ پہ پیار بھری نگاہ ڈالنا
یوں جیسے حج مقبول ہوتا ہے
یہ کوئی عام کہی سنی بات نہیں
یہ تو قولِ رسول ہوتا ہے (۱۷)

ڈاکٹر بشریٰ نے یہ کتاب اس مقصد کے تحت لکھی کہ لوگ اس خوبصورت اور لازوال رشتے کی حقیقی اہمیت کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کریں، اسے محبت اور اخلاص کے ساتھ نبھائیں، تاکہ نہ صرف دنیا میں سکون اور خوشحالی میسر آئے بلکہ آخرت کی کامیابی بھی مقدر بنے۔

جناب احمد عادل اردو ادب میں قومی و بین الاقوامی سطح پر شاعری کے میدان میں ایک گراں قدر اضافہ ہیں۔ ان کے کلام میں نرمی، نزاکت، غنائیت اور روحانیت کی لطیف آمیزش پائی جاتی ہے، جو ان کے منفرد اسلوب کو مزید نکھار بخشتی ہے۔ بالخصوص ماں سے محبت اور عقیدت کا اظہار انہوں نے نہایت دلکش، اثر انگیز اور روح پرور انداز میں کیا ہے. جس کے الفاظ دلوں کو چھو کر روح تک سرایت کر جاتے ہیں:

ذرے میں آفتاب چھپایا نہ جائے گا
کوزے میں بہتا دریا سمایا نہ جائے گا
ماں کی محبتوں کا یہ نعم البدل نہیں
اک دن منا کے قرض چکایا نہ جائے گا (۱۸)

اکیسویں صدی کی ممتاز اور نامور شخصیات میں پروفیسر ڈاکٹر عمران ظفر نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف مزاح نگاری اور نثر میں اپنی خداداد صلاحیتوں کا لوہا منوایا بلکہ ایک عظیم بیٹے کی حیثیت سے ماں کے لیے اپنی بے پناہ محبت، عقیدت اور گہرے جذبات کو بھی

نہایت خلوص اور عقیدت مندی کے ساتھ الفاظ کا جامہ پہنایا۔ ان کے قلم سے ماں کے لیے بہنے والے احساسات نہ صرف ان کی فکری گہرائی کا عکاس ہیں بلکہ ماں سے والہانہ وابستگی اور سچے جذبات کی روشن مثال بھی ہیں:

سردی کی ٹھٹھری صبح میں
اجلی اجلی دھوپ ہے کوئی
ماں تو رب کا روپ ہے کوئی (۱۹)

ماں گلشن کا نہایت دلکش پھول، روئے زمین پر رب کائنات کا سب سے حسین تحفہ، ایسی دھنک جس میں ہر رنگ موجود ہے۔ ماں دل کی ٹھنڈک آنکھوں کا نور اور دماغ کا سرور ہے۔ جنت کا دوسرا نام ماں ہے:

ہے ماں کا جہاں میں عظیم ناتا
جو آدمی کا ہے دل بڑھاتا
یہ ابن ادم کو پالتی ہے
اسے شرافت میں ڈھالتی ہے
جہاں کی سہ کر جفائیں کیا کیا
یہ بانٹتی ہے وفائیں کیا کیا
محبتوں کی دلیل ماں ہے
عطائے ربِ جلیل ماں ہے (۲۰)

ماں کا وجود وجود انسانیت، ماں کی گود راحت و سکون کا مسکن، ماں راحت دل، راحت جاں، راحت سوزوزیاں اور قربانی کا نام ہے۔ ماں کے کردار کی عظمت اور ذات و صفات کا ذکر اتنا طویل ہے کہ زندگی کا مختصر عرصہ اس کی سپاس گزاری کے لیے بہت کم ہے۔ ماں کی عظمت پر لکھنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ ماں کی عظمت اور رفعت کو بے شمار شعراء نے اپنی شاعری میں نہایت دلکش، مؤثر اور عقیدت بھرے انداز میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، ارشد مینا نگری، بشیر منذر، افتخار رضوی سعید، ڈاکٹر پروفیسر عمران ظفر، جناب احمد عادل مناظر عاشق ہر گانوی، شاہد نعیم، منور رانا، ڈاکٹر بشریٰ عنایت راجہ اور لاتعداد شعراء نے دوہا، رباعی، غزلیں، قطعات، گیتوں میں ماں کی عظمت کو نہ صرف سراہا بلکہ نظموں کے پھول بھی ماں کے قدموں میں نچھاور کیے۔

ان شعرا کے ہاں ماں کا کردار ذرے سے کائنات بن کر سنورتا دکھائی دیتا ہے۔ مختلف شعراء نے ماں کی عظمت، محبت اور ایثار کو اپنی شاعری میں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ماں کی بے لوث محبت، لازوال قربانی اور بلند مرتبے کو اردو، فارسی، عربی اور دیگر زبانوں کے نامور شاعروں نے اپنی شاعری میں امر کر دیا ہے۔ وقت چاہے جتنا بھی بدل جائے، اردو شاعری میں ماں ہمیشہ محبت، شفقت اور ایثار کا استعارہ رہے گی۔ اس کی آغوش جنت، دعائیں حصار اور محبت بے کنار سمندر کی مانند ہے۔ ماں محض ایک ہستی نہیں، بلکہ وہ روشنی ہے جو ہمیشہ اردو شاعری کے افق پر درخشاں رہے گی۔

اردو شاعری کے اس سفر میں مذکورہ بالا شعراء اس بات کے ضامن ہیں کہ اردو شاعری کا مستقبل بہت تابناک اور جاندار ہے. ان شعراء کے ساتھ ساتھ کئی دیگر لکھنے والے بھی اردو شاعری کے میدان میں وہ مار کے سرانجام دے رہے ہیں جو ادب کی اس صنف میں ثروت مندی میں معاون ثابت ہوں گے۔

☆☆☆

حوالہ جات

۱۔غلام رسول مہر: مطالب کلام اقبال اردو (ترجمہ و شرح) لاہور: یونائیٹڈ بک کارپوریشن، ۲۰۲۲، ص:۳۵۳

۲۔علامہ اقبال، ڈاکٹر: کلیات اقبال، مشمولہ (بانگ درا)، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۲۳، ص:۲۴۰

۳۔ایضاً ص:۲۴۱

۴۔ایضاً ص:۲۱۴

۵۔ایضاً ص:۲۵۰

۶۔ارشد مینا نگری: ماں (شعری مجموعہ)، مالیگاؤں: نورانی آفیسٹ پریس، ۲۰۱۲ص:۱۸۵

۷۔ابراہیم اشک: مضمون: ماں اور ارشد مینا نگری مشمولہ (ماں شعری مجموعہ)، مالیگاؤں: نورانی آفیسٹ پریس، ۲۰۱۲ص:۲۷

۸۔بشیر منذر، ماں (شعری مجموعہ) مرتبین مناظر عاشق ہر گانوی، شاہد نعیم، نئی دہلی: نرالی دنیا پبلیکیشنز، ۲۰۰۵، ص:۲۳

۹۔افتخار رضوی سعید: (ماں شعری مجموعہ) (مرتبین) مناظر عاشق ہر گانوی، شاہد نعیم، نئی دہلی: نرالی دنیا پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ص:۳۳

۱۰۔منور رانا: ماں (شعری مجموعہ)، لکھنوء: کاپی رائٹ اینڈ پبلی کیشنز، ۲۰۰۵، ص:۳۱

۱۱۔ایضاً ص:۲۶

۱۲۔ایضاً ص:۲۳

۱۳۔منظور احمد، پروفیسر: بین المذاہب تناظر اور ماں کی عظمت، ملتان: جھوک پبلشرز، ۲۰۲۱ص:۱۰

۱۴۔ماں تیرے نام (شعری مجموعہ) مرتبین، شاہد نعیم مناظر عاشق ہر گانوی، نئی دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۱۵ص:۸۴

۱۵۔ایضاً ص:۸۴

۱۶۔بشریٰ عنایت راجہ، ڈاکٹر: ماں (شعری مجموعہ)، لاہور: ڈیپارٹمنٹ آف پریس اینڈ پبلیکیشنز پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۲۲، ص:۴۲

۱۷۔ایضاً ص:۴۵

۱۸۔احمد عادل: عالم امکاں، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۲۱، ص:۱۴۱

۱۹۔عمران ظفر، ڈاکٹر: دو حرف تسلی کے، فیصل آباد: کریئیٹو پبلشرز، ۲۰۲۴ص:۷۸

۲۰۔شکیل احمد شکیل سکھانی: بین المذاہب تناظر اور ماں کی عظمت، ملتان: جھوک پبلشرز، ۲۰۲۱، ص:۱۷۲

☆☆☆

Roman Havalajat

1.Molana Ghulam Rasool Mehar, “Matalib e Kalaam e Iqbal Urdu (Tarjuma & Sharah), Lahore: United Book Corporation, 2022, P:353
2. Dr. Allama Iqbal, “Kullitay-e-Iqbal” Mashmoola: Bang-e-Dara, Islamabad, National Book Foundation, 2023, P:240
3. Ibid, P:241
4. Ibid, P:214
5. Ibid. P:250
6. Arshad Meena Nagri, “Maan” (Sheri Majmua), Maligaon: Norani Offist Press, 2012, P:185
7. Ibraheem Ashk, “Maan or Arshad Meena Nagri” Mashmoola: “Maan”, Maligaon: Norani Offist Press, 2012, P:27
8. Bashir Manzar, “Maan” (Sheri Majmoa), Murattabin: Manazir Ashiq Harganvi, Shahid Naeem, New Delhi: Dunia Publication, 2005, P:23
9. Iftikhar Rizvi Saeed, “Maan Sheri Majbooa”, Murattabin: Manazir Ashiq Harganvi, Shahid Naeem, New Delhi: Dunia Publication, 2005, P:22.
10. Munawar Rana, “ Maan Sheri Majmua”, Lakhnau: Copy Right Publiations, 2005, P:31
11. Ibid, P:26
12. Ibid, P:23
13. Prof. Manzoor Ahmad, “Bain Ul Mazahib Tanazur or Maan ki Azmat, Multan: Jhook Publisher, 2021, P:10
14. “Maan” (Sheri Majmoa), Murattabin: Manazir Ashiq Harganvi, Shahid Naeem, Educational Publishing House, 2015, P:84
15. Ibid, P:84
16. Dr. Bushra Inayat Raja, “Maan” Sheri Majmua, Lahore: Dept. of Press and Publications Punjab University, 2022, P:42
17. Ibid, P:45
18. Ahmad Adil, “Alam-e-Amkaan” Lahore: Alhamd Publication, 2021, P: 141
19. Dr. Imran Zafar, “Do Harf Tasalli kay”, Faisalabad: Creative Publishers, 2024, P:78
20. Shakeel Ahmad Shakeel Sikhani, “Bain Ul Mazahib Tanazur or Maan ki Azmat, Multan: Jhook Publisher, 2021, P:172